عظمت و شانِ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر
تحریری طغرے
ناقابلِ انکار دلائل کے ساتھ
نادر فرمان رنگین آفسیٹ
ہدیہ: 1=00
علمائے امت کا رنگین آفسیٹ
متفقہ فیصلہ ہدیہ: 1=00
ہمارے نبی کی نظروں میں رنگین آفسیٹ
جلوہ گری ہدیہ 1=00
ہمارے نبی کی مزار مقدس کی رنگین
زیارت پر بشارت آفسیٹ
1=00
ہمارے نبی رنگین آفسیٹ
ہمارے وسیلہ ہیں ہدیہ 1=00
ہمارے نبی کے رنگین
آثار مبارک ہدیہ 1=00
میدانِ قیامت رنگین
میں شانِ محبوبی ہدیہ 1=00
دربارِ رسالت کا آخری فرمان
نماز نماز نماز رنگین
ہدیہ 1=00
زیارتِ قبور رنگین
1=00
بیعت کرنا رنگین
ہدیہ 1=00
اللہ کی رسی رنگین
ہدیہ 1=00
انسان کا ہدیہ
سفرِ آخرت 1=00
مسجد میں داخل ہونے رنگین
اور نکلنے کی مکمل دعائیں 1=00
کلماتِ خیر و برکت رنگین
ہدیہ 1=00
مرتبہ
الحاج مولانا غلام نبی شاہ
نقشبندی، مجددی، قادری
پتہ
مسجد محسنی پلوزہ
گنگموئے سکندرآباد - ۳

اسلامی کردار کے
کرشمے
مرتبہ
الحاج مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی
فرمائش
محی ملت الحاج حضرت مولانا سید حنیف علی صاحب ایڈوکیٹ
سرپرست مرکزی میلاد کمیٹی آندھرا پردیش حیدرآباد۔
المشتہر
مجلس انتظامی مسجد سنی پورہ کنگسوے سکندرآباد
500003
ہدیہ
3=00

اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عظیم (قرآن) اے محبوب! بے شک آپ بہت ہی اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔

حُسنُ الخُلقِ نصف الدین (حدیث) اچھے اخلاق آدھا دین اسلام ہے۔

قرآن اور حدیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی عظیم اور بلند وبالا اور اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔ جو بھی آپ کے اخلاق اور بلند کردار کو دیکھتا یا سنتا وہ صدق دل سے آپ کا گرویدہ ہوکر اسلام کی آغوش میں آجاتا بلکہ آج بھی اُن کے اور اُن کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کردار کے تذکرے سنکر لوگ اسلام میں داخل ہورہے ہیں ؎

جب سن کے صحابہ کی باتیں کفار مسلمان ہوتے ہیں
پھر کوئی بتادے آقا کے کردار کا عالم کیا ہوگا

اسی لئے آج کے ہزارہا غیر مسلم پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ محبت خلوص و بے لاگ خدمت اور اعلیٰ کردار سے سارے عالم میں پھیل گیا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر
یقین کا کرشمہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی جہاد سے واپس ہوتے ہوئے راستے میں آرام کرنے کی خاطر ایک درخت سے اپنی تلوار لٹکا کر درخت کے سایہ میں آرام فرمانے لگے۔

اللہ حافظ ہے

ایک نجدی بدوی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سخت دشمنی رکھتا تھا جنگل میں ایک درخت کے نیچے تنہا سوتے ہوئے دیکھ لیا فوراً آپ پر تلوار اُٹھا دیا اور کہنے لگا کہ اے محمدؐ! اب میں تم کو قتل کرنا چاہتا ہوں، بتاؤ کہ اب تم کو کون بچائیگا؟!!!

یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انتہائی اطمینان اور سکون کے ساتھ اُٹھ بیٹھے اور جلال آفرین انداز میں ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اللہ بچائیگا؟!!!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسے جلالی انداز میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا کہ نجدی بدو، یکدم تھر تھر کانپنے لگا۔ جس کی وجہ سے اُس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی پس آپ اپنی تلوار ہاتھ میں لے لئے اور

نجدی بدو سے فرمایا، اے نجدی ! بول اب تجھ کو کون بچائیگا ؟!!
نجدی بدو آپ کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے اب آپ کے سوا
کوئی نہیں بچا سکتا۔ پس آپ نے اُس نجدی کو معاف فرمادیا اور کہا جا ہم نے
تجھے معاف کردیا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ رحم دلی دیکھ کر
نجدی بدو آپ کے قدم بوس ہوگیا اور کہا۔
حضورؐ : آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں پس مجھ ظالم کو
معاف کردیجئے اور مجھے اسلام میں داخل کرلیجئے یہ کہتے ہوئے اُس نے
کلمہ توحید کا اقرار کیا اور مسلمان ہوگیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ

نیک سلوک کا کرشمہ !

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس کچھ رہنا تو نہیں
تھا اور جب بھی کوئی غریب و نادار شخص اسلام قبول کرتا تو اسکی
امداد کے لئے آپ کفار یا مشرکین سے قرض لے کر اس کی ضرورتوں کو پوری
فرمادیا کرتے۔ **بسا اوقات** خود بھوکے اور پیاسے رہ کر بھی
اسلام میں آنے والوں کی ہمدردی اور دلجوئی فرماتے۔

مشرک کی رسول دشمنی

ایک روز ایک مشرک ساہوکار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرے بازار روک لیا اور گلے میں رومال ڈالکر رومال کو بل دینے لگا یہاں تک کر رومال آپ کے گلے پر تنگ ہوگیا، جس کی وجہ سے آپ کے زبان مبارک سے بات بھی نہ نکلنے کے قریب ہوگئی۔ ایسی تکلیف دیتے ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا قرضہ طلب کرنے لگا حالانکہ ادائے قرض کی مدت میں ابھی مزید ۳ دن باقی تھے۔

قدرتی انتظام

اتفاق سے اس طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا۔ جیسے ہی آپ نے ایک ظالم مشرک کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ انتہائی ظلم و زیادتی کرتے ہوئے دیکھا تو یکدم آپ کو جلال آگیا اور اس کو قتل کرنے کے لئے تلوار اٹھا دیئے اور بالکل قریب تھا کہ مشرک کا سر اڑا دیتے پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے حضرت عمر کو روک دیا ظالم مشرک اپنے سر پر حضرت عمر کی تلوار دیکھا تو مارے ہیبت کے بدحواس ہو کر تھر تھر کانپنے لگا اور اسکے ہاتھ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں ڈالا ہوا رومال چھوٹ کر گر گیا۔ اور آپ کے گلے میں ڈالا ہوا رومال جیسے ہی ڈھیلا ہوا آپ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اے عمر! تم کو اس ساہوکار کو نہیں دھمکانا چاہیئے تھا کیوں کہ میں اس کا مقروض ہوں۔

پس تم اس کو دھمکانے کے جرمانے میں ایک تھیلہ گیہوں اس کے گھر پہنچادو

دل کی دنیا بدل گئی

پس ظالم مشرک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ سلوک دیکھکر بے ساختہ پکار اُٹھا!

یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں مجھ پر رحم کردو! مجھ پر رحم کردو! مجھ کو اپنا غلام بنالو!! یہ کہتے ہوئے مشرک نے اسلام قبول کرلیا اور قرضہ بھی معاف کردیا.

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نرالی تبلیغ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس راستے سے مسجد کو تشریف لیجاتے اُس راستے میں ایک یہودن کا مکان تھا جو اسلام کی سخت دشمن تھی جیسے ہی آپ اُس کے گھر کے سامنے سے گذرتے وہ آپ پر کچرا ڈالدیتی اور آپ بالکل خاموشی سے اپنے بدن کا کچرا صاف کرلیتے اور چلے جاتے.

نبوت کا جلال

یہودن کی یہ ظلم و زیادتی دیکھ کر صحابہ کرام سخت مغموم اور بے چین ہو جایا کرتے. ایک روز صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اپنا راستہ بدل دیجئے تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہونے پائے یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو جلال آگیا اور آپ نے بلند آواز سے ارشاد فرمایا کہ

واللہ! اللہ کا رسول اپنا راستہ ہرگز نہیں بدلتا۔ بلکہ میں ظا[illegible] کا راستہ بدل کر ہی رہونگا۔

الغرض ہمارے [illegible]لی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اُسی راستے سے تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور [illegible] یہودن ہر روز کچرا ڈالتے ڈالتے بیزار ہوگئی اور ایک روز کچرا نہیں ڈالی۔

زحمت کا بدلہ خدمت

جس روز آپ پر یہودن کچرا نہیں ڈالی۔ پس آپ فجر کی [illegible] سے فارغ ہوتے ہی فوراً یہودن کے گھر پر پہنچ کر دستک دیئے۔ یہودن سمجھ گئی کہ وہ مجھ سے انتقام لینے کے لئے آئے ہیں۔ یہ سمجھ کر اندر سے ہی پوچھنے لگی کہ کون ہو؟ [illegible] پاس تمہارا کیا کام ہے؟

آپ نے بڑی ہمدردی اور غمخواری کیساتھ فرمایا۔ بڑی بی! آپکا مزاج کیسا ہے۔ آج آپ باہر کچرا نہیں پھینکے کہیں آپ کا مزاج ناساز تو نہیں ہے۔ اگر آپ [illegible] تو میں حکیم کو بلا لاؤں اور آپ کی ہر طرح خدمت اور تیمارداری کروں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پرخلوص خدمت کا پیش کش سنتے ہی ظالم یہودن کے دل کی دنیا بدل گئی۔ اُس کے دل کی دشمنی محبت میں تبدیل ہوگئی۔ فوراً دروازہ کھول کر آپ کے

قدموں میں گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو ہر روز دکھ اور تکلیف دیتی رہی ہوں۔ اور آپ میری ہمدردی اور خدمت کیلئے تشریف لائے ہیں۔ واقعی آپ اللہ کے سچے رسول ہیں یا رسول اللہ! مجھ کو معاف کردو اور مجھے اپنی باندی بنالو۔ یہ کہکر یہودن معہ خاندان کے مسلمان ہوگئی۔!
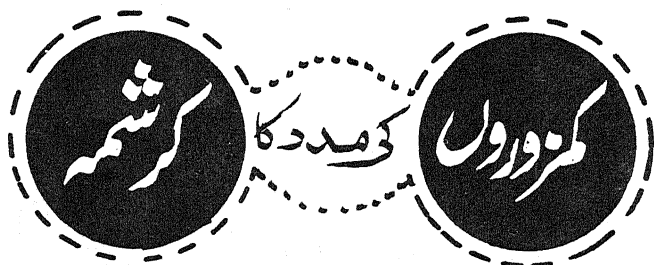
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز مکہ شریف سے باہر تشریف لیجا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ راستے میں ایک ضعیف بوڑھیا سامان کا گٹھا سامنے رکھے ہوئے کسی مزدور کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ جیسے ہی آپ سامنے سے گذر رہے تھے کہ بوڑھیا نے پوچھا کہ بابا! کیا آپ میری مدد کروگے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں! ضرور مدد کروں گا یہ فرماکر آپ نے اسکے سامان کا گٹھا اٹھالیا اور اس بوڑھیا کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔

دشمن کی خدمت بوڑھیا کٹر بت پرست تھی اور

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سخت دشمن تھی اور یہ نہ جانتی تھی کہ آپ ہی اللہ کے رسول ہیں۔ پس راستہ بھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہر طرح کی گستاخیاں کرتی رہی بلکہ گالی گلوج بھی کرتی رہی لیکن آپ بوڑھیا کی بے جا اور نازیبا باتیں سنتے ہوئے۔ چپ چاپ چل رہے تھے۔ بوڑھیا نے سمجھا کہ یہ مزدور نوجوان بھی اسلام کا مخالف ہے بہرحال سارا راستہ جی بھر کر گستاخیاں کرتی رہی جیسے ہی بوڑھیا کا گھر آگیا آپ نے سامان کا گٹھا اُتار دیا۔ اور گٹھا کھول کر نہایت ہی ہمدردی اور سلیقہ سے اُس کا سارا سامان اُسکے گھر میں جما دیا۔

خدمت کا کرشمہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سلوک سے بوڑھیا بے حد خوش ہوگئی اور دل کھول کر مزدوری دینا چاہتی تھی کہ آپ نے مزدوری لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ کمزوروں اور ضعیفوں کی خدمت اور مدد کرنا میرا فریضہ ہے پس میں اجرت یا مزدوری ہرگز نہیں لونگا۔ بوڑھیا یہ سنتے ہی جذبات سے بے قابو ہوکر بے ساختہ پکار اُٹھی کہ خدا سے بہت بڑی غلطی ہوگئی کہ اُس نے محمد کو اپنا رسول بنالیا ہے۔ حقیقت میں تجھکو اپنا رسول بنانا چاہیئے تھا۔ یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "بڑی بی! میں ہی اللہ تعالیٰ کا رسول محمد ہوں!

ضعیف بوڑھیا یہ سنتے ہی خوشی سے چلا اُٹھی کہ یا رسول اللہ!
میری گستاخیوں کو معاف کردو مجھے اپنی باندی بنالو یہ کہتی ہوئی بوڑھیا
کلمہ توحید کا اعلان کرتے ہوئے مسلمان ہوگئی،!

بے سہاروں کا سہارا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس رات میں معراج ہوئی
اُسی دن صبح کا واقعہ ہے کہ آپ مکہ شریف کی ایک گلی سے گذر رہے
تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک ضعیف باندی روتے ہوئے پریشان کھڑی
ہے پس آپ اُس کے قریب پہنچے اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔
ضعیف باندی نے کہا میں پانی لیجانے کیلئے آئی تھی میری ضعیفی کی
وجہ گر گئی اور میرا گھڑا ٹوٹ گیا۔ اور میرا مالک بڑا ظالم ہے۔ گھڑا ٹوٹنے
کی وجہ سے اب وہ مجھ کو بے رحمی سے بے تحاشہ مارپیٹ کرے گا میں بالکل
بے سہارا اور بے بس بوڑھیا ہوں اب کیا کروں اور کہاں جاؤں؟

سہارے کا کرشمہ

بے سہارا بوڑھیا کے بلبلانے پر ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھیا کو تسلی دیتے
ہوئے فرمایا کہ بڑی بی! پریشان نہ ہونا انشاء اللہ
تعالیٰ میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ پس

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نیا گھڑا خرید لیئے اور پانی بھر کر خود اُٹھا لیئے اور بوڑھیا کو ساتھ لیکر یہودی سردار کے گھر پہنچے۔ یہودی سردار باندی کیساتھ پانی کا گھڑا اُٹھائے ہوئے آپ کو آتے ہوئے دیکھ کر حیران ہوگیا اور گھر کے اندر سے آسمانی کتاب توراۃ لاکر کھولا اور پڑھتے ہوئے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو رات میں معراج ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مجھے رات میں معراج ہوئی ہے۔

پس یہودی سردار کہنے لگا کہ توراۃ میں لکھا ہوا ہے کہ نبیٔ آخرالزماں کو جب رات میں معراج ہوگی اُس کی صبح میں وہ ایک غریب اور ضعیف بوڑھیا کا بوجھ اُٹھا کر سہارا دیں گے۔ یہ کہتے ہوئے یہودی نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی اور اپنے سارے گھرانے کے ساتھ مسلمان ہوگیا۔!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

زحمت کا جواب رحمت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہتک دینے کی بدنیتی سے ایک مشرک سرِ مغرب آپ کے دولت خانہ پر آیا اور نہایت

مکاری کے ساتھ بڑی عاجزی کرتے ہوئے کہنے لگا کہ حضور! میں ایک پردیسی مسافر ہوں اور دو دن سے بھوکا ہوں اور اس شہر میں رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ بھی نہیں ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی عاجزی اور بلبلاہٹ دیکھکر فوراً اپنے حصّے کا کھانا کھلا دیئے اور خود بھوکے رہے اور اپنے کمرے میں اپنے بستر پر سلا دیئے اور خود بغیر بستر کے مسجد میں فرشِ خاک پر سو گئے۔ مکار، دغاباز اور فریبی مشرک آپ کے بستر پر رات بھر خوب میٹھی نیند سو گیا اور صبح اُٹھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بستر کو پورا غلیظ کر دیا اور باہر نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حیران و پریشان دیکھنے کے لئے دور کھڑا ہو گیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز ادا کر کے جیسے ہی اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ جس کافر کو مہمان بنا کر رکھا تھا وہ مکاری اور دغابازی سے دھوکہ دیکر میرا بستر غلیظ کر دیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکے دل کی مکاری اور دغابازی کی گندگی کو دھوکر ہی رہوں گا۔

رحمت کی انتہا

پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا بستر مبارک دھونے کے لئے سرے بازار بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام سے یہ منظر دیکھا نہ گیا اور عرض کیا۔
یا رسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں

ہم غلاموں کو آپ کا بستر مبارک دھونے کی اجازت دے دیجئے یہ سنتے ہی آپ کو جلال آگیا اور ارشاد فرمایا نہیں نہیں !! میرا بستر خود میں ہی اپنے ہاتھوں سے دھوؤں گا۔ تم نہیں جانتے کہ میرا دھونا اور ہے اور تمہارا دھونا اور ہے یہ فرماتے ہوئے آپ اپنا بستر دھونے لگے.

رحمت کا کرشمہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے بستر مبارک سے غلاظت کے دور کرنے کے منظر کو دیکھ کر ظالم مشرک باآواز بلند قہقہہ مار کر ہنسنے لگا یہ دیکھکر آپ نے نہایت محبت اور ملنساری سے فرمایا۔ بھیا مجھ کو معاف کر دے افسوس کہ مجھ سے بہت بڑی بھول ہوگئی۔ میں نے تجھ کو کھلایا پلایا اور سلایا لیکن تجھ کو اجابت کرنے کا مقام نہ بتلایا. جس کی وجہ سے تجھ کو بہت تکلیف ہوگئی کہ بستر پر ہی تیری اجابت نکل گئی بھیا! تو مجھے معاف کر دے۔ ظالم مشرک جیسے ہی آپ کی زبان مبارک سے معافی کے الفاظ سنا یکدم اس کے دل کی دنیا بدل گئی اور دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے عرض کیا۔

یا رسول اللہ! میں آپ کو تکلیف پہنچانیکا پورا پورا سامان کر دیا اس کے باوجود آپ مجھ سے معافی طلب فرما رہے ہیں۔ ہائے اللہ میں کتنا بے رحم ظالم ہوں۔

یا رسول اللہ! .... لِلّٰہ! مجھ پر رحم کر دو! مجھ پر

کرم کردو!! اور مجھے معاف کر دو!!! اور مجھ کو اپنی غلامی میں داخل کر لو. یہ کہتے ہوئے رونے لگا اور آپ کے قدموں میں گر پڑا اور مسلمان ہو گیا

حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی

شاھکارِ مساوات

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، بیت المقدس کو یہودیوں کے چنگل سے آزاد کروانے کی مہم کیلئے مدینہ منورہ سے اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک خادم (غلام) بھی تھا.

حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کے ساتھ بڑے انصاف اور خلوص کے ساتھ پوری پوری رواداری اور مساوات کا سلوک کیا کرتے تھے.

غلام اور آقا

جیسے ہی بیت المقدس کی طرف سفر کا آغاز ہوا ایک منزل تک آپ اونٹ پر سوار ہوتے اور آپ کا غلام اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتا پھر جب دوسری منزل شروع ہوئی تو آپ اپنے غلام کو اونٹ پر سوار

کر دیتے اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے۔

اسی طرح باری باری سے اونٹ پر سوار ہو کر جب بیت المقدس کے قریب آخری منزل پر پہنچے تو آپ کے غلام کے سوار ہونیکی باری آئی۔ غلام نے اپنے آقا اور امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ہزار ہزار عاجزی کی لیکن آپ نے ایک نہ سنی اور جلال آفریں انداز میں اپنے غلام کو حکم دیکر اونٹ پر بیٹھالیا۔ اور خود نکیل پکڑ کر بیت المقدس کے سامنے پہنچے۔

بیت المقدس کے قلعہ کے تمام یہودی اور راہب سخت حیران تھے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ بار بار دریافت کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے سردار کون ہیں؟ بالآخر یہ خبر پھیل گئی کہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر اپنے غلام کو اونٹ پر سوار کرواکر تشریف لا رہے ہیں۔

کردار کا کرشمہ

یہ دیکھتے ہی بیت المقدس کے تمام راہبوں نے اعلان کر دیا کہ بیت المقدس کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں کیوں کہ اب ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور توراۃ میں لکھا ہوا ہے کہ نبی آخر الزماں کا جانشین

جس وقت اونٹ کی نکیل پکڑ کر بیت المقدس کے سامنے آجائے تو اُن کے لئے سارے دروازے کھول دیئے جائیں اور بیت المقدس اُن کے حوالے کر دیا جائے پس بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کر دیا گیا۔

حیاء کا کرشمہ

اسلامی لشکر جیسے ہی بیت المقدس میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوا یہودی عورتیں نیم برہنہ ہوکر مسلمان فوجیوں کے سامنے آگیئں۔ لیکن امیرالمومنین نے فوج کو حکم دیا کہ سارے فوجی اپنی اپنی نظریں بالکل نیچی کرلیں۔ پس سارا لشکر اپنی نظریں نیچی کیئے ہوئے۔ چل رہا تھا۔ جس کی وجہ سے تمام یہودی عورتیں مسلمانوں سے آنکھیں ملانے کیلئے ترس گیئں۔

بالآخر مسلمانوں کی مساوات، رواداری۔ نیک نفسی اور شرم و حیاء کے مظاہروں سے بیت المقدس کے ہزارہا یہودی اور بڑے بڑے راہب بھی مسلمان ہوگئے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے وہ بھی اسی دن مسلمان ہوئے۔

ملاں کی شریعت میں فقط مستیٔ گفتار ؛ صوفی کی طریقت میں فقط مستیٔ احوال

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کی رگ و پے میں فقط مستیٔ کردار

اقبالؔ

حضرت سیّدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا

نادرِ جہاد!

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ پر ایک مشرک یکا یک حملہ آور ہو گیا وہ چاہتا تھا کہ آپ کو شہید کر دے لیکن بفضلِ خدا آپ نے اس پر قابو پا لیا اور اس کو پچھاڑ دیا اور اسکے سینہ پر سوار ہو کر اپنے خنجر سے اسکو واصل جہنم کرنا ہی چاہتے تھے کہ یکایک مشرک آپ کے مقدس چہرے پر تھوک دیا جیسے ہی آپ کے چہرے پر تھوک دیا آپ نے اُس مشرک کو غصہ سے قتل کرنے کے بجائے زندہ چھوڑ دیا۔ حضرت علی شیر خدا کے اس عمل سے مشرک کو بڑا تعجب ہوا اور سوچنے لگا کہ منہ پر تھوکنے کی وجہ سے غصہ میں آکر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے بجائے حضرت علی نے مجھکو زندہ چھوڑ دیا۔ اسی تعجب کے ساتھ وہ حضرت علی کے پیچھے پیچھے جاکر دریافت کیا کہ اے علی! تم نے

مشرک مسلمان ہوا

مجھکو قتل کرنے کے بجائے کیوں چھوڑ دیا ؟
آپ نے فرمایا کہ پہلے جو میں تجھ سے لڑ رہا تھا وہ
خالص اللہ تعالیٰ کے لئے لڑ رہا تھا اور جب تو نے مجھ
پر تھوک دیا تو میرے نفس کو غصہ آگیا پس میرے
جہاد فی سبیل اللہ میں میرا نفس بھی شریک ہوگیا پس میں جہاد میں اپنے
نفس کو شریک کرنا نہیں چاہتا۔

اس لئے میں نے تجھ کو چھوڑ دیا۔ یہ سنتے ہی وہ مشرک
حیران ہوکر سوچنے لگا کہ اسلام میں کس قدر اخلاص ہے اور مسلمانوں
کے کیسے اعلیٰ کردار ہیں۔

بالآخر مشرک اپنے شرک سے توبہ کر کے حضرت سیدنا
علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک پر مسلمان ہوگیا۔

مرکز مہاراشٹرا
حضرت العلامہ الحاج مولانا مفتی
محمد تراب الدین صدیقی صاحب
1-8-596 VISAVANAGAR
NANDED
PIN. 431604

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ، کی خلافت کا زمانہ تھا آپ کی ذرہ بکتر (جنگی لباس) چوری ہوگئی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، نے اپنے والد بزرگوار کی ذرہ بکتر کو ایک یہودی کے پاس دیکھا اور ابا جان کو اطلاع دیدی۔

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوجود اسلامی عدالت میں درخواست پیش کر دیئے۔ قاضی صاحب نے یہودی کو نوٹس جاری فرمایا۔

عجیب فیصلہ

پیشی مقرر ہوئی ایک طرف خلیفۃ المسلمین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، کھڑے ہوئے ہیں اور دوسری طرف یہودی ذرہ بکتر لے کر کھڑا ہوا ہے۔

قاضی صاحب نے خلیفۃ المسلمین سے سوال کیا کہ یہ ذرہ بکتر آپ کی ہی ہے لیکن کیا ثبوت ہے آپ اسکے متعلق گواہ پیش کیجئے۔؟

خلیفۃ المسلمین نے فرمایا کہ یہ ذرہ بکتر میری ہی ہے اور یہ میرا بیٹا گواہ ہے۔ قاضی صاحب نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی گواہی کو یہ کہتے ہوئے رد کر دیا کہ باپ کے معاملہ میں بیٹے کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔ پس قاضی صاحب نے ذرہ بکتر کو یہودی کے حوالہ کر دیا۔

تحمل کا کرشمہ

اسلامی عدالت کا فیصلہ سنتے ہی خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور آن کے صاحبزادے دونوں کے دونوں صبر و تحمل کے ساتھ نہایت خوشی اور خاموشی کے ساتھ اپنے دولت خانہ کو واپس جارہے تھے! ایسے میں کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی بھی آپ لوگوں کے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے پاس کیوں آرہے ہو؟ جاؤ اسلامی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں یہ ذرہ بکتر تمہاری ہی ہوگئی ہے۔ چور یہودی جب خلیفۃ المسلمین کی زبان سے جیسے ہی یہ الفاظ سنا فوراً آپ کے قدموں میں گر پڑا اور نہایت عاجزی سے عرض کرنے لگا۔ حضور! یہ ذرہ بکتر آپ کی ہی ہے۔ میں بڑا ظالم اور قصوروار ہوں۔ للہ! مجھے معاف کر دو آپ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود آپ نے مجھ کو صبر و تحمل کا کرشمہ دکھایا۔ جس سے میرے دل کی دنیا

سارا خاندان مسلمان

بدل گئی اور میرا دل اسلام کی صداقت سے معمور ہوگیا ہے۔
لِلّٰہ! مجھے معاف کردو! اور مسلمان بنالو!!
حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، مسکراتے ہوئے یہودی کو معاف فرمادیا اور مسلمان بنادیئے اور پھر اپنی ذرہ بکتر بھی اُس کو عطا فرمادیئے۔ جب یہودی مسلمان ہوکر گھر پہنچا اور اپنی آپ بیتی اپنے گھر والوں سے سنایا تو سارے خاندان کے لوگ صدق دل سے توبہ کرکے داخلِ اسلام بن گئے۔

پڑوسی سے سلوک کا کرشمہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں ایک غیر مسلم گویا رہتا تھا۔ جس کے دل میں اسلام سے دشمنی بھری ہوئی تھی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شب بیداری میں خلل ڈالنے کے لئے شراب پی کر رات تمام ڈھول پیٹتے بیٹھتا اس کے باوجود آپ نے کبھی کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔

صبر کا کرشمہ

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ صبر و تحمل سے بالکل خاموش رہے حالانکہ یہ اسلامی حکومت کے عروج کا زمانہ تھا۔ ایک رات میں پولیس گشت لگاتے ہوئے آپ کے محلے میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص دو بجے رات کو ڈھول پیٹ پیٹ کر لوگوں کی نیندیں حرام کر رہا ہے۔ پس پولیس والوں اُس گویئے کو پکڑ کر لے گئے۔ پولیس تھانہ میں بند کر دیا۔

دوسرے روز جب رات میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نماز تہجد ادا کرنے کیلئے اُٹھے تو محسوس فرمایا کہ پڑوس سے ڈھول کی آواز نہیں آرہی ہے۔ پڑوسی شاید بیمار ہوگیا ہوگا فجر کی نماز ادا کرتے ہی آپ اپنے پڑوسی کی مزاج پُرسی کیلئے پہنچے تو اُس کی بیوی نے رو رو کر کہا کہ رات میں اُس کو پولیس والے پکڑ لے گئے اور تھانہ میں بند کر دیا۔

ظلم کا بدلہ احسان

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فوراً پولیس اسٹیشن پہنچے جہاں یہودی گویا قید کیا گیا تھا۔ گویا آپ کو پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا اور سخت پریشان ہوگیا کہ اب وہ میری شکایت کر کے جیل بھجوا دیں گے چونکہ میں اُن کو ہر روز راتوں میں ڈھول پیٹ پیٹ کر اُن کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پولیس اسٹیشن پہنچکر انسپکٹر

کو اپنی ضمانت پیش کر کے گویئے کو باعزت رہا کرنے کی درخواست دیدیئے۔ پولیس والوں نے آپ کی ضمانت پر گویئے کو باعزت رہا کر دیا جیسے ہی گویئے کو معلوم ہوا کہ حضرت امام اعظم میری شکایت کرنے نہیں آئے بلکہ مجھ کو اپنی ضمانت پر قید سے چھڑا کر احسان کرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ میں اُن کی نیند حرام کر کے تکلیف دینا رہا اس کے باوجود آپ مجھ پر بے انتہا احسان فرما رہے ہیں یہ خیال کرتے ہوئے گویا جیسے ہی قید سے باہر نکلا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگنے لگا اور عرض کیا حضور میں عمر بھر کیلئے آپ کا غلام ہوں پس مجھے مسلمان بنا دیجئے آپ نے اس کو کلمہ توحید پڑھا کر مسلمان کر دیا۔

احسان کا کرشمہ

گویا جب گھر آیا اور اپنی بیوی بچوں سے اپنا ماجرا سنایا تو سارے گھر والے بھی مسلمان ہو گئے۔ اور عاملِ قرآن بن گئے!

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

اقبالؔ

حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی سچائی کا کرشمہ

ابو محمد محی الدین حضرت سیّدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے بچپن میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قصبہ جیلان سے شہر بغداد کو ایک قافلے کے ساتھ پیدل سفر فرما رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے سارے قافلے کو لوٹ لیا۔

سانچ کو آنچ نہیں

ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ اے بابا! کہو تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا ہاں میرے پاس ۴۰ اشرفیاں ہیں۔ ڈاکو نے آپ کی جامہ تلاشی لی لیکن اُس کو اشرفیاں نہ مل سکیں تو ڈاکو آپ کو اپنے سردار کے پاس لیجا کر شکایت کرنے لگا کہ اے ہمارے سردار! یہ لڑکا جھوٹ بول کر مجھ سے مزاق کر رہا ہے۔ ڈاکو سردار نے آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ کیوں بچے جھوٹ کہتے ہوئے ہم سے مزاق کرتے ہو۔ یہ سنتے ہی

آپ نے جلال میں آکر فرمایا کہ نہیں نہیں ! ہم جھوٹ نہیں بولتے اور مزاح بھی نہیں کرتے سردار نے کہا تو پھر ۴۰ اشرفیاں کہاں ہیں ؟!

آپ نے اپنا بغل پھاڑ کر ۴۰ اشرفیاں دکھا دیں. ڈاکو سردار نے قہقہہ لگا کر کہا ارے بابا ! اگر ایک جھوٹ کہہ دیتے تو تم کو ۴۰ اشرفیاں بچ جاتیں.

سچائی کا کرشمہ

یہ سنتے ہی پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ کو اور بھی جلال آگیا اور کڑک کر فرمایا کہ نہیں نہیں ! ہم ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے. کیوں کہ ہم سے ہماری ماں نے عہد لیا ہے کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولا کرو.

اے ڈاکو سردار ! کان کھول کر سن لے ! جان جائے لیکن امی جان کی بات نہ جائے !!! آپ کی زبانِ ولایت سے ڈاکوؤں کے سردار نے جب یہ بات سنی تو اس کے دل پر صداقت کی چوٹ لگی اور کہنے لگا کہ ایک معصوم بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد پر اس قدر مضبوطی سے قائم ہے لیکن میں ۸۰ سال کی عمر کو پہنچ گیا .... لیکن میں اپنے رب سے کئے ہوئے عہد پر قائم نہیں

ڈاکوؤں کی توبہ

ہوں یہ کہتا ہوا ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے چیخ چیخ کر توبہ کرنے لگا توبہ ! توبہ !! توبہ !!! ائے اللہ ! اے کریم آقا !! اے غفور الرحیم !!!

مجھ گنہگار کو معاف کردے!

الغرض ڈاکوؤں کا سردار روتا ہوا پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا۔

بابا! تم کو گواہ رکھکر میں توبہ کرتا ہوں اور تم بھی میری مغفرت کیلئے دعا کردو ... یہ سنتے ہی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

اے اللہ! ائے ستار و غفار!! ہم سب تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اے رحمٰن و رحیم آقا! تجھ سے بچھڑے ہوئے تیرے بندے تیری رحمت کے طلب گار ہیں۔ تیری رحمت کو آواز دے رہے ہیں۔ پس سارے توبہ کرنیوالوں پر رحم و کرم فرمادے۔

رحمۃ اللعٰلمین کا صدقہ و طفیل ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔

آپ کی اس پُر اثر دعا پر سارے ڈاکو رو رو کر آمین آمین کہہ رہے تھے کہ جیسے ہی دعا ختم ہوئی ڈاکوؤں کا سردار بآواز بلند اعلان کردیا کہ اے میری فوج کے لوگو! میں آج سے ظلم و زیادتی اور ڈکیتی سے توبہ کرچکا ہوں۔ اب تم لوگ کسی اور کو اپنا سردار بنالو۔ یہ سنتے ہی سارے ڈاکو ایک زبان ہوکر کہنے لگے۔ حضور! آپ ہماری ڈکیتی میں سردار تھے تو توبہ کرنیوالوں میں بھی ہمارے سردار ہو لہذا ہم سب بھی آپ کے ساتھ ڈکیتی اور لوٹ مار سے توبہ کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے۔ سارے ڈاکو صدق دل سے تائب ہوگئے۔

حضرت الشیخ سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جب اجمیر شریف (ہندوستان) تشریف لائے تو دیکھا کہ ہر طرف ہندوستان میں بت پرستی کا بول بالا ہے اور ساری قوم اونچی نیچی کئی ذاتوں میں بٹی ہوئی ہے اور چھوت چھات کا اس قدر زور ہے کہ کئی طبقوں کے لوگوں کو نیچ قوم قرار دیکر ذلیل و خوار سمجھا جا رہا تھا۔ الغرض ساری ہندوستانی قوم ایک دوسرے سے بری طرح بچھڑی ہوئی تھی۔

کردار کا کرشمہ

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی ساری انسانیت کو اسلامی مساوات کا سبق دیتے ہوئے پست کردہ اور دور کردہ اقوام کو اپنے دسترخوان پر جمع کرنا شروع فرما دیا جیسے بچھڑی ہوئی قومیں آپ سے قریب ہوئیں آپ نے فوری اُن کو توحید و

رسالت کا پیغام دیا جس کو ہندوستانی قوم نے بسر و چشم قبول کر لیا۔
اعلیٰ ذات کے ہندو اور حکمرانوں نے آپ کے ساتھ ہر طرح کی مخالف، مزاحمت اور دشمنی کرنے لگے اور بسا اوقات آپ پر قاتلانہ حملے بھی کئے گئے حتیٰ کہ آپ پر جادو، ٹونہ، مکر چکر اور فوج کشی بھی کر چکے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر طرح سے مدد اور حفاظت فرمائی اور آپ ہر مخالفت کا بڑی ہمت، جرأت، حکمت و سیاست اور خداداد فراست و کرامت کے ذریعہ سارے دشمنان اسلام کو منہ توڑ جواب دیتے رہے آخر کار جادوگروں کی پوری فوج اپنے سردار جیئے پال جوگی کیساتھ اسلام قبول کر لی۔

اسلام کا بول بالا

جیسے ہی ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر اپنی تمام جماعت کے ساتھ مسلمان ہو گیا اور عبدالرحمٰن نام رکھ لیا پس سارے ہندوستان میں اسلام کی عظمت و صداقت اور مساوات کا غلغلہ مچ گیا۔ سارے ہندوستان کے کونے کونے سے کئی اونچی نیچی ذات والے ہزاروں کی تعداد میں آکر اپنی خوشی سے اسلام میں داخل ہو کر بھائی بھائی بننے لگے اور بت پرستی اور چھوت چھات کی رسومات مٹنے لگیں۔ تاریخ ہند میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تنہا دست مبارک پر

۹۹ لاکھ غیر مسلم اسلام قبول کئے اس کے ساتھ ہی ہندوستان کے کونے کونے میں آپ کے خلفاء پھیل گئے اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوگیا۔

اسلامی کردار کے کرشمے سارے عالم میں آج بھی جاری و ساری ہیں

آج کی چمکتی دمکتی رنگا رنگ دنیا میں ہر حکومت اور ہر قطعہ زمین پر اسلامی کردار اپنا اعجاز دکھا رہے ہیں اور لوگ اسلامی کردار کو دیکھ دیکھ کر اسلام کی آغوش میں آرہے ہیں۔

مسجد سُنی پورہ سکندرآباد

آج کی دھریت کے پرآشوب ماحول میں بھی مسجد سنی پورہ سکندرآباد میں کئی انسان اسلام کی روشنی میں آرہے ہیں۔ کوئی اسلامی مساوات سے متاثر ہو کر آگیا اور کوئی توحید الٰہی سے متاثر ہو کر آگیا ہے۔ کوئی تو دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے مثال فرامین کا قائل ہو کر آگیا ہے۔ مثلاً ہر نشیلی چیز حرام ہے ○ پڑوسی کا بھی حق ہے۔ ○ ہم سب ایک باپ آدم علیہ السلام کی اولاد ھیں

ہر کام کا اوسط درجہ اچھا ہوتا ہے وغیرہ۔

خبردار! آج کا انسان قول سے متاثر نہیں ہوگا۔ بلکہ عمل سے متاثر ہوگا۔ پس مندرجہ بالا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مصلیانِ مسجد سنی پورہ میں سے بعض عاشقان توحید و رسالت صدق دل سے عمل پیرا ہوکر اپنے برادران وطن کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ بن گئے۔ جس کو دیکھکر لوگ اسلام کی روشنی میں آرہے ہیں اور آتے رہیں گے۔

شہر حیدرآباد

الحمدللہ کہ شہر حیدرآباد کے کئی علمائے و مشائخین کرام کے دربار میں آج بھی لاتعداد غیر مسلم اسلام کے دائرے میں داخل ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ سب کے سب اسلامی کردار کے ہی کرشمے ہیں۔

ہندوستان

ہندوستان کی تازہ تاریخ ہے کہ اسلامی مساوات کے کرشموں سے متاثر ہوکر ہزارہا کی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا اور کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض علاقوں میں ایک ایک قصبہ پورا داخل اسلام ہوگیا اور طرفہ تماشہ یہ دیکھنے میں آگیا کہ ہمارے اپنے ہندوستان میں جو لوگ مسلمان ہوگئے وہ عملی میدان میں ہم قدیم پرانے اور ٹھیکدار مسلمانوں سے کئی قدم آگے بڑھ کر داعئ اسلام بن گئے۔

سعودی عربیہ

الحمد للہ کے فقیر کے فرزندِ ارجمند عزیزم محمد سمیع الرحمن طولعمرہٗ کے دستِ حق پرست پر خاص سعودی عربیہ میں اسلامی پردہ اور اسلامی مساوات اور اخوت سے متاثر ہوکر لوگ اسلام قبول کیئے جس کا با ضابطہ حکومت کی طرف سے صداقتنامہ جاری ہوا ہے۔

پس سعودی عربیہ میں بھی اقطاعے عالم سے آئے ہوئے غیر مسلم بھائی بھی اسلامی کردار سے متاثر ہوکر خوشی خوشی اسلام میں داخل ہورہے ہیں

امریکہ

آج کی دنیا کی بہت بڑی حکومت (SUPER POWER) نے اپنے شہروں میں کالے اور گورے امریکی شہریوں کو ایک ٹیبل پر جمع کرنے کے لئے بے حساب دولت خرچ کرکے مفت کھانے اور پینے کا انتظام کیا تاکہ کالے اور گورے امریکی کم از کم تھوڑے وقت کیلئے ہی سہی ایک جگہ جمع ہوجائیں۔ لیکن کالے اور گورے امریکی ایک ٹیبل پر بیٹھنا تو کجا ایک (موٹر) بس میں بھی سوار نہ ہوسکے۔

اسلام زندہ باد

الحمد للہ کہ جب مسلمان امریکہ میں پہنچے تو دیکھا گیا کہ کالے اور گورے امریکی باشندے اسلام کے ناطے ایک صف میں کھڑے ہوکر مونڈھے سے مونڈھا لگاتے ہوئے دل سے دل ملاکر ایک مسجد میں اور ایک ہی صف میں

کھڑے ہوکر نماز ادا کر رہے ہیں اور ایک دسترخوان پر بیٹھ کر بلکہ ایک رکابی میں کالے اور گورے مسکراتے ہوئے کھانا کھا رہے ہیں۔
باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اسلامی مساوات کے ان مناظر سے متاثر ہوکر حکومتِ امریکہ کے بعض خفیہ پولیس (سی۔آئی۔ڈی) کے لوگ بھی اسلام کی آغوش میں آگئے۔
الحمدللہ کہ امریکہ کے علاقوں میں اسلامی کردار کی بنیاد پر اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔

روس

سنا گیا ہے کہ سوویٹ یونین (روس) میں بھی اسلامی تعلیمات کو امن و سلامتی اور بے مثال مساوات کی تعلیمات قرار دے کر ہزارہا مسجدوں کو کھول دیا گیا ہے اور الحمدللہ کہ اب بے جھجک اذان اور نماز باجماعت ادا ہو رہی ہے اور لوگ اسلامی تعلیمات کے قریب آرہے ہیں اور مسلمانوں کے کردار کو غور سے دیکھ رہے ہیں۔

آج کی بے چین دنیا میں اسلامی کردار کو خلوص سے پیش کر دو۔ اور اسلام کا اعجاز دیکھ لو

اُٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

الحاج مولانا
علامہ مفتی شاہ
نقشبندی، قادری، مجددی
مینارہ بک ڈپو
503001
3700
585104
گلبرگہ
19113
کشمیر
431112
713301 بنگال
400001
بمبئی
مکتبہ اہل السنت
رضا بک ڈپو
سنی بک ڈپو
سکندرآباد
500003